

بسم الله الرحمن الرحيم
نعم المولى ونعم النصير

صرفي باللہ

پندرہ نمبر

فقیر العصر شیخ التفسیر والحديث حضرت مولانا مفتی محمد زولی خان صاحب دامت برکاتہم

ترتیب و تالیف

مولانا غلام غوث آریانوی دیوبندی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نعم المولیٰ و نعم النصیر ط

جدید اضافہ شدہ ایڈیشن

صرف یا اللہ مدد

جس میں قرآن و حدیث کے حوالوں سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مشکل اور مصیبت کے وقت غائبانہ پکار کے لائق اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس ہے جس نے کائنات کو عدم سے وجود بخشا لہذا ایک مسلمان کی یہ شان ہونی چاہیے کہ ہر گھڑی خواہ راحت ہو یا مصیبت، صحت ہو یا مرض صرف یا اللہ مدد و در زبان ہو اس کے علاوہ باقی یا تو شرک کے دائرے میں یا بدعت کے زمرہ میں داخل ہیں۔

پسند فرمودہ: فقہیہ العصر شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب دامت برکاتہم۔

ترتیب و تالیف: مولانا غلام غوث آربانوی دیوبندی

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	انتساب	۲
۲	رائے گرامی	۳
۳	رائے گرامی	۴
۴	رائے گرامی	۶
۵	خدا ہی مدد کرتے ہیں	۱۰
۶	مانگنا ہے تو خدا سے مانگ	۱۱
۷	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا	۱۱
۸	غیر اللہ کو پکارنے کی ممانعت	۱۲
۹	غیر اللہ کو پکارنا گمراہی ہے	۱۳
۱۰	شیطان کا گمراہ کرنے ایک طریقہ	۱۴
۱۱	بزرگوں، پیروں سے مانگنا اللہ کی ناقدری ہے	۱۷
۱۲	صرف خدا کو پکارو	۲۰
۱۳	حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی وصیت	۲۱
۱۴	پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی کا عقیدہ	۲۲
۱۵	ندائے موحّد	۲۴
۱۶	اللہ ہی بہترین مددگار اور کارساز ہیں	۲۵
۱۷	اللہ کے سوا کوئی حامی اور ناصر نہیں	۲۶
۱۸	تمام انبیاء صرف ایک اللہ کو پکارتے تھے	۲۷
۱۹	کافر، مشرک، بدعتی	۲۹

طباعت کی عام اجازت ہے

نام کتاب: صرف یا اللہ مدد

مؤلف: مولانا غلام غوث آربانوی دیوبندی

اشاعت بار اول: صفر ۱۴۲۱ھ، مئی ۲۰۰۰

تعداد: ایک ہزار (۱۰۰۰)

اشاعت بار دوم: ذی الحجہ ۱۴۲۳ھ / فروری ۲۰۰۳ تعداد ایک ہزار

اشاعت بار سوم: ذیقعدہ ۱۴۲۸، دسمبر ۲۰۰۷ تعداد ایک ہزار

ملنے کا پتہ

۱. عطاء اللہ مغیری جامعہ عربیہ مطبع العلوم بروڈ کونٹ

۲. احسنی کتب خانہ جامعہ عربیہ احسن العلوم گلشن اقبال بلاک نمبر ۲ کراچی

۳. مدرسہ عربیہ مظاہر العلوم چاغی اسٹریٹ سریاب روڈ کونٹ

۴. قاری سمیع اللہ مدرسہ منبع العلوم کلی مبارک کونٹ

۵. حافظ ضیاء اللہ دیوبندی مدرسہ عربیہ اشرفیہ سبزل روڈ کونٹ

انتساب

ماور علمی دارالعلوم دیوبند..... کے نام

جن کی فیوضات ظاہری اور باطنی سے تمام دنیا سیراب ہو رہی ہے۔
انشاء اللہ تعالیٰ تا قیام دنیا سیراب ہوتی رہے گی۔

نیز ماور علمی نے (اذا استعنت فاستعن باللہ) کی دعوت کے
ذریعہ شرک اور بدعت کے مؤذی اور مہلک مرض میں مبتلا بے شمار
قلوب کو وحدانیت خداوندی اور سنت نبویؐ کا جام پلا کر شفا یاب اور
شاداب کر دیا۔

اللہ تعالیٰ اس مرکز علمی کے سایہ کوتا دیر عالم اسلام پر قائم اور دائم رکھے۔

خاک پائے علماء دیوبند

احقر غلام غوث آربانوی دیوبندی

۲۰ صفر ۱۴۲۱ . ۲۵ مئی ۲۰۰۰ یوم النہیس

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۲۰	پریشان کی پکار کا جواب	۳۱
۲۱	مخلوق کے ہاتھ میں کچھ نہیں	۳۱
۲۲	بزرگ پیر و فقیر غائبانہ پکار سنتے نہیں	۳۲
۲۳	غیر اللہ میں مدد کرنے کی طاقت نہیں	۳۳
۲۴	تقلم توحید	۳۳
۲۵	نبی اور صالحین کا اللہ مددگار ہے	۳۵
۲۶	مشرک کون؟	۳۶
۲۷	ایک مغالطہ اور اس کی وضاحت	۳۷
۲۸	توحید باری تعالیٰ پر مشتمل چند اشعار	۳۸
۲۹	حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	۳۹
۳۰	حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی	۴۰
۳۱	حضرت مولانا محمد ہاشم صاحب کے چند اشعار	۴۱
۳۲	مشرکانہ اغراض	۴۲
۳۳	بزرگان دیوبند اور بدحواس اہل بدعت	۴۳
۳۴	توحید باری تعالیٰ کی اہمیت	۴۴
۳۵	توحید ذریعہ نجات ہے	۴۵
۳۶	شرک ذریعہ عذاب ہے	۴۵
۳۷	غیر اللہ کو سجدہ کرنا حرام ہے	۴۶
۳۸	جزیرہ عرب میں توحید کا چرچا	۴۷
۳۹	شرک کو کیوں نہیں چھوڑا؟	۴۸

رائے گرامی

شیخ التفسیر والحدیث قاطع شرک و بدعت

حضرت مولانا عبدالباقی صاحب مدظلہ مدیر جامعہ مفتاح العلوم کوئٹہ
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت زمانہ اور اسی طرح قرون مشہود لہا بالخیر
جوں جوں دور ہو جاتا جا رہا ہے۔ امور دین عقائد و اعمال میں رخنے پڑتے
جا رہے ہیں۔ ہر شخص اور ہر گروہ اپنے ایجاد کردہ نظریات اور خیالات کو دین
خالص بنانے پر بضد ہے خواہ وہ شرک و بدعت ہی کیوں نہ ہو۔ ایڑی چوٹی کا
زور لگا کر شرک کو توحید اور بدعت کو سنت ثابت کرنے کے درپے ہے۔

اور ایسی لچر باتوں کو مثلاً عرس، انگوٹھے چومنے، گیارویں کی رسم، جشن
بدعات، قبروں کا طواف وغیرہ کو دین کہا جا رہا ہے جو کہ صحابہ کرام، تابعین، تبع
تابعین، ائمہ مجتہدین کے وہم و خیال سے بھی نہیں گذرے۔ اس سے انکار نہیں
کہ دین و شریعت وہی ہے جو ان نفوس مقدسہ سے ثابت ہو۔

جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنا شرک و بدعت کی تردید فرمائی
اس کی کوئی حد نہیں۔ مولانا غلام غوث آربانوی دیوبندی کی تالیف ”صرف یا اللہ
مدد“ نظر سے گذری جو توحید باری تعالیٰ کے موضوع پر اہمیت کا حامل ہے۔ اللہ
تعالیٰ اسے مشرکین و مبتدعین کے لئے ذریعہ ہدایت بنائے اور مولانا موصوف
کی محنت کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین

یرحمہ اللہ عبداً قال امینا

ابو محمد عبدالباقی عفا اللہ عنہ

رائے گرامی

شیخ التفسیر والحدیث مجاہد ملت حضرت مولانا سید عبدالستار شاہ صاحب مدظلہ
مدیر جامعہ رحیمیہ نیلا گنبد سرکی روڈ کوئٹہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امن یحبیب المضطر اذا دعاه (الایۃ)

اللہ تعالیٰ ہی پریشانیوں پر سننے والا اور ہر غم کو دور کرنے والا ہر پکار پر
موجود و حاضر اس کے علاوہ اور کوئی نہیں۔ حافظ شیرازی نے کہا۔

حافظ آب رخ خود بردر ہر سفلہ مریز

حاجت آن بہ کہ بر قاضی الحاجات بریم

ہر غم و مصیبت پر وہی ایک ذات پاک سننے والا خبردار فریادری کرنے والا
کیا بحال کسی عاجز مخلوق کا کہ اپنے فائدہ اور نقصان پر قدرت نہیں رکھتا

ہو کسی کا کیا سنے گا جس ہستی کو بڑی ہستیوں نے پکار بس وہی سب کا خالق اور سب کا سننے والا ہے کیا ظلم و بے انصافی ہے کہ غیروں سے اگر کوئی کسی سننے کا توقع رکھتا ہو۔ زیر نظر رسالہ حضرت مولانا غلام غوث آربانوی دیوبندی نے اسی مضمون (توحید) کو بڑے پیارے مدلل انداز میں بیان فرمایا ہے۔ ہر مسلمان کے لئے قابل دید و لائق مطالعہ ہے۔ (جزاہ اللہ خیراً)

سید عبدالستار شاہ

۱۲ ذوالحجہ ۱۴۲۳ھ

۱۳ فروری ۲۰۰۳ء

رائے گرامی

مجاہد ملت حضرت مولانا مولانا بخش صاحب مدظلہ،
مدیر مدرسہ صدیقیہ مستونگ بلوچستان

حامداً او مصلیاً یقینی نجات ہو چاہے اعمال کی قبولیت دونوں کا دار و مدار عقیدہ کی درستگی پر ہے منجملہ باطل عقیدوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جہاں اور جس موقع پر اللہ تعالیٰ کو ہی کو پکار صحیح عقیدہ ہے اور ایسے موقع پر غیر اللہ چاہے وہ نبی ہو یا ولی چاہے قطب و ابدال یا جو بھی ہو اس کو نفع یا نقصان کی امید اور ”عقیدہ“ کی بنا پر پکارنا بد عقیدگی اور شرک ہے مولف نے زیر نظر رسالے میں قرآن و حدیث کے مضبوط حوالوں سے یا ثابت کرنے اور سمجھانے کی کوشش کی ہے جو یقیناً ایک خیر خواہ اور درد دل رکھنے والے عالم دین کی ذمہ داری ہے۔ ”فجزاہ اللہ عن المسلمین خیراً“ پڑھنے والے احباب سے گزارش ہے کہ اس رسالہ کو پڑھ کر اپنے عقیدہ کی اصلاح اور دوسرے سادہ لوح مسلمان بھائیوں کی رہنمائی کریں۔

الغرض کہ ہمارے سادہ لوح یا ”بدعقیدہ“ مسلمانوں کی روزمرہ کی گفتگو اور مجلسوں میں دانستہ یا نادانستہ طور پر جو یا رسولِ مدد، یا غوثِ اعظم مدد، یا علی مدد، المدد یا رسول اللہ وغیرہ الفاظ استعمال ہوتے ہیں یہ یقیناً شرکیہ اور بدعقیدگی کے کلمات ہیں جن سے بچنا واجب اور ضروری ہے۔

رسالے کے مندرجات مؤلف کی اپنی باتیں نہیں بلکہ قرآن و حدیث کی باتیں ہیں جیسے کہ رسالہ اول سے آخر تک اس کا آئینہ دار ہے۔ مؤلف کے حق میں بے ساختہ دل سے دعائلی کہ انہوں نے ایک اہم موضوع پر قلم اٹھا کر عامۃ المسلمین پر احسان فرمایا۔

(جزا اللہ تعالیٰ احسن الجزاء)

مولانا بخش غفرلہ، مدرسہ عربیہ صدیقیہ مستونگ

۴ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین و علی آلہ الطیبین والطاہرین۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ سے ہی مدد طلب کرتے ہیں۔

تشریح: کسی سے مدد مانگنا اگر مادی اسباب کے تحت ہو جیسا کہ ایک انسان دوسرے انسان سے مدد لیتا ہے یہ شریعت کے خلاف نہیں۔ کیونکہ اس کے بغیر تو دنیا کا نظام چل نہیں سکتا مگر وہ مخصوص استعانت اور امداد جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور غیر اللہ کیلئے شرک ہے اس کی دو قسمیں ہیں ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی فرشتے یا پیغمبر یا بزرگ مثلاً شہباز قلندر پیر سہری، وکانی بابا، بابا فرید، لطیف بھٹائی، پیردلو، پیر گلزی، پیر سالم شاہ، پیر جونگ، بلانوش، مست توکلی، بابا نورانی شاہ، تیار غازی بابا، قلندر شاہ بابا، پیر سخی، پیر تھلو بابا، خرواری بابا، خاکی شاہ بابا، حمل بابا وغیرہ کو خدای تعالیٰ کی طرح قادر مطلق اور مختار کل سمجھ کر اس سے اپنی حاجت مانگے یہ تو ایسا کھلا ہوا کفر ہے کہ عام مشرکین بت پرست بھی اس کو کفر سمجھتے ہیں۔ اپنی بتوں اور

دیوتاؤں کو بالکل خدا تعالیٰ کی مثل قادر مطلق اور مختار مطلق یہ کفار بھی نہیں مانتے بلکہ وہ کہتے تھے کہ (مانعبدہم الا لیقربونا الی اللہ زلفیٰ) دوسری قسم وہ ہے جس کو کفار اختیار کرتے ہیں اور قرآن اور اسلام اس کو باطل اور مشرک قرار دیتا ہے۔ (وایاک نستعین) میں یہی مراد ہے کہ ایسی استعانت اور امداد ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں چاہتے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کسی مخلوق فرشتے یا پیغمبر یا بزرگ یا دیوتا کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ اگرچہ قادر مطلق اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کامل اختیارات اسی کے ہیں۔ لیکن اس نے اپنی قدرت و اختیار کا کچھ حصہ فلاں بزرگ کو سونپ دیا ہے اس بارے میں وہ خود مختار ہے جیسا کہ ہمارے زمانے کے بدعتی اور مشرکین کا عقیدہ ہے۔ یہ وہ استعانت و استمداد ہے جو مومن و کافر میں فرق اور اسلام و کفر میں امتیاز کرتی ہے قرآن مجید اس کو شرک و حرام قرار دیتا ہے مگر بت پرست مشرکین اس کے قائل ہیں۔ نیز اس وقت کے قبر پرست مولوی اور پیر صاحبان کا بھی اس پر عمل ہے۔

خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ہر نماز میں اس عہد کی تجدید کا حکم دیا ہے کہ میرے بغیر کسی کو حاجت روا مشکل کشا سمجھ کر امداد و استعانت کے لئے نہ پکاریں بلکہ ہر مصیبت اور مشکل کے وقت صرف یا اللہ مدد کہہ کر پکارنا چاہیے۔ معلوم ہوا کہ یا رسول اللہ مدد، الممدد یا رسول اللہ،

یا غوث اعظم دستگر، یا علی مدد وغیرہ مشکل کشائی اور حاجت روائی کی نیت سے پکارنا اور لکھنا جائز نہیں ہے۔

در بلا یاری نخواہ از چچ کس
زانکہ نبود جز خدا فریاد رس

☆☆☆

خدا ہی مدد کرتے ہیں

وَمَا النَّصْرَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ط (القرآن)

ترجمہ: اور نہیں مدد آتی مگر خدا تعالیٰ کی طرف سے جو کہ غالب ہے حکمت والا ہے۔

تشریح: جب نصرت اور مدد اس ذات وحدہ لا شریک لہ کے قبضہ قدرت میں ہے تو اسی ذات پاک جل جلالہ سے مدد مانگنا چاہیے۔ انبیاء و اولیاء نے بھی ہر مشکل میں اسی ذات پاک سے صرف یا اللہ مدد کہہ کر مدد مانگی تو جعلی مولوی اور پیر صاحبان کا یا غوث اعظم مدد، یا علی مدد کا رٹا لگانا شکم پر وی کے لئے سادہ قسم کے مسلمانوں کو دھوکہ میں رکھنے کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔

جو خود محتاج ہو دے دوسروں کا

بھلا اس سے مدد مانگنا کیا

☆☆☆

تشریح: معلوم ہوا کہ تمام خزانے خواہ رزق کے ہوں یا صحت و تندرستی کے یا ان کے علاوہ تمام کے تمام خدائے بزرگ و برتر کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ لہذا صرف یا اللہ کہہ کر اسی ذات سے مانگنا چاہیے۔ اس کی مرضی کہ کسی کو جتنا دے یا نہ دے۔ غرضیکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی پختہ عقیدہ تھا اور امت کو بھی اس عقیدے کی تعلیم دی۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی واضح کر دیا کہ میں نبی ہو کر بھی صرف اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہوں۔

از کسے دیگر چہ می خواہی مگر
حق زدادن مفلس آمد اے پسر

☆☆☆

غیر اللہ کو پکارنے کی ممانعت

ولا تدع مع الله الها اخر لا اله الا هو. (القرآن)

ترجمہ: اور نہ پکار خدا کے ساتھ کسی اور کو مشکل کشا مان کر اس لئے کہ اللہ کے بغیر کوئی مشکل حل نہیں کر سکتا۔

تشریح: قرآن مجید نے مشکل کشائی کے لئے غیر اللہ خواہ یکپاسی ہو یا دوپاسی یا پیر سہری ہو یا مست توکلی یا بابا نورانی ہو یا شہباز قلندر کو پکارنے سے روک دیا ہے مگر ہمارے زمانے کے بدعت زدہ اور شرک کے مریض تو

مانگنا ہے تو خدا سے مانگ

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سئلت فاسئل الله و اذا استعنت فاستعن بالله (ترمذی)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تجھ کو کچھ مانگنا ہو تو صرف اللہ سے مانگ اور اگر مدد مانگنا ہو تو بھی صرف اللہ ہی سے مدد مانگ۔
تشریح: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو تاکید فرمادی کہ یا مافوق الاسباب صرف خدا ہی سے مدد مانگا کرو۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ہمیں صرف یا اللہ مدد کہنے اور پکارنے کا سبق دے رہی ہیں تو بدعت اور شرک کے مریض کا یا رسول اللہ مدد، یا علی مدد، یا غوث مدد کہنے اور لکھنے پر بضد کیوں۔

اے بدعتی اس راہ کہ تو ی روی بترکستان است۔

☆☆☆

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

اللهم لا مانع لما اعطيت ولا معطي لما منعت.

ترجمہ: اے اللہ جس کو تو دیدے اسے روکنے والا کوئی نہیں اور جس سے تو روک دے اسے دینے والا کوئی نہیں۔

لا اقل صرف اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس ہے۔ بزرگوں سے خواہ وہ علیحدگی ہو یا بلا نوش ہو یا غوث بادشاہ ہو یا صابر شاہ ہو مشکل اور مصیبت میں مدد مانگنا گمراہی اور جائز نہیں ہے۔ مدد تو اس ذات سے مانگا جائے جس کو پکارنے والوں کا حال معلوم ہو۔ اولیاء، انبیاء کو تو پکارنے والوں کی خبر تک نہیں ہوتی کہ ہمیں کون پکار رہا ہے۔ لہذا بڑے گمراہی میں ہیں وہ لوگ جو ہزاروں میل دور سے انبیاء، اولیاء کو مدد کے لئے پکارتے رہتے ہیں۔ کبھی تو المدد یا رسول اللہ اور المدد یا غوث اعظم کہتے تھکتے نہیں اور کبھی یا علی مشکل کشا یا علی مدد کے نعرے بلند کر کے گمراہ ہو رہے ہیں۔ گمراہی سے بچنے کا راستہ یہ ہے کہ مشکل اور مصیبت کے وقت صرف یا اللہ مدد کہہ کر پکارا کرے اور ہر بدعتی سے نفرت کا اظہار کرے۔

غیر حق را ہر کہ خواند اے پسر
کیست در دنیا از و گمراہ تر

☆☆☆

شیطان کا گمراہ کرنے کا ایک طریقہ

کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو مخلوق خواہ نبی ہو یا پیر و فقیر سے مافوق الاسباب مدد مانگتے ہیں خواہ وہ پیر و فقیر زندہ ہو یا مردہ اس سے شیطان کو

غیر اللہ کی پکار اور استدعا کے شیدائی بنے ہوئے ہیں مگر موحد یو بندی کی ایمان کا صدا اور ندا تو صرف یا اللہ مدد ہے۔ اور صرف یا اللہ مدد ہی راہ ہدایت اور راہ نجات ہے۔

خدا فرما چکا ہے قرآن کے اندر
میرے محتاج ہیں پیر و پیغمبر
نہیں طاقت سوا میرے کسی میں
کہ کام آوے تمہارے بے کسی میں
جو خود محتاج ہو وے دوسرے کا
بھلا اس سے مدد مانگنا کیا

☆☆☆

غیر اللہ کو پکارنا گمراہی ہے

و من اضل ممن يدعو من دون الله من لا يستجيب له الى يوم
القيامة و هم عن دعائهم غافلون۔ (القرآن)
ترجمہ: اور اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے سوا ایسوں کو پکارے
جو قیامت تک پکارنے کا جواب نہ دیں اور وہ ان کا پکارنا سنتے تک نہیں۔
تشریح: اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو غائبانہ پکارنا گمراہی ہے۔ غائبانہ پکار کے

اذا ذكر الذين من دونه اذا هم يستبشرون .

ترجمہ: جب فقط اللہ (صرف یا اللہ مدد) کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان لوگوں کے دل منقبض ہوتے ہیں جو آخرت کا یقین نہیں رکھتے اور جب اس کے سوا اوروں (معبودان باطلہ) کا ذکر آتا ہے تو اسی وقت وہ لوگ خوش ہو جاتے ہیں۔

ہمارے زمانے کے مشرک پیر و فقیروں کا نام سن کر خوشی سے پھول جاتے ہیں اور جب توحید کا بیان اور تذکرہ ہو تو ان کے چہرے سیاہ پڑ جاتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ صرف یا اللہ مدد سے مشرکین کو چڑ ہے اور موحد کا تو صرف یا اللہ مدد و روزبان اور حرز جان ہے۔ اسی عقیدہ پر جیتا اور مرتا ہے۔

چند اشعار جن سے کفر و شرک کی تصویر نمایاں ہے

حقیقت میں دیکھو تو خواجہ خدا ہے

ہمیں در پہ خواجہ کے سجدہ روا ہے

بگرداب بلا افتاد کشتی

مدد کن یا معین الدین چشتی

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر

اتر پڑا ہے مدینہ میں مصطفیٰ ہو کر

ہمارے سرور عالم کا رتبہ کوئی کیا جائے

خدا سے ملنا چاہے تو محمد کو خدا جانے

موقع ملتا ہے اور وہ اس پیر و فقیر کی صورت بن کر آتا ہے اور مدد مانگنے والے مشرک کی ضرورت پوری کرتا ہے۔ مشرک یہ خیال کرتا ہے کہ یہ وہی پیر صاحب ہے جس سے فریاد کی تھی حالانکہ یہ خیال غلط ہے بلکہ وہ شیطان ہے جو حتی الامکان گمراہ کرنے کی کوشش میں لگا ہی رہتا ہے اب اس نے موقع پا کر گمراہ کر دیا کیونکہ جب وہ مشرک کی اس مقصد میں مدد کرتا ہے تو نفع سے بدرجہا زیادہ عقیدہ بگاڑ کر نقصان پہنچاتا ہے۔

ہاں شیطان کی یہ مجال نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل اور صورت بن سکے۔ (مجالس ابرار)۔

تشریح: معلوم ہوا کہ پیروں اور بزرگوں کو مصیبت کے وقت غائبانہ پکارنے سے شیطان کو گمراہ کرنے کا بڑا موقع ہاتھ لگتا ہے۔ خواہ وہ شیطان جن ہو یا انسان۔ یہی توجہ ہے کہ قبر پرستوں، بدعتیوں کی زبان پر صرف یا اللہ مدد بھاری اور مشکل ہے، اس پر بس نہیں بلکہ کسی موحد توحید کی شیدائی دیوبندی کی زبان سے صرف یا اللہ مدد سن کر ان کی طبیعت اس قدر مرجھا جاتی ہے کہ گویا پچاس سال سے ٹی بی کا مریض ہے۔ ہاں جب غیر اللہ (بزرگ و فقیر) کا تذکرہ ہوتا ہے تو خوشی سے پھولے سماتے نہیں۔ قرآن مجید نے ایسے بدعقیدہ افراد کا نقشہ یہوں پیش کیا:

و اذا ذكر الله وحده اشمات قلوب الذين لا يؤمنون بالآخرة و

اللہ کے پلے میں وحدت کے سوا کیا ہے
جو کچھ ہمیں لینا ہے لے لیں گے محمدؐ سے

شریعت کا ڈر ہے نہیں تو صاف کہدوں
خدا خود رسول خدا بن آیا

☆☆☆

بزرگو، پیروں سے مانگنا اللہ کی ناقدری ہے

ياايها الناس ضرب مثل فاستمعوا له ان الذين تدعون من
دون الله لن يخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا له وما
قدر الله حق قدره.

ترجمہ: اے لوگوں ایک عجیب بات بیان کی جاتی ہے اس کو کان لگا کر
سنو (وہ یہ ہے کہ) اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جن کی تم لوگ خدا کو چھوڑ کر
عبادت کرتے ہو وہ ایک مکھی کو بھی پیدا کر نہیں سکتے گو سب کے سب ہی
جمع ہو جاویں ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی جیسی تعظیم کرنا
چاہیے تھی وہ نہ کی۔

تشریح: جو لوگ اللہ تعالیٰ کی سلطنت اور بادشاہی میں رہ کر ان کی پیدا
کردہ غذا، لباس وغیرہ کو استعمال کرنے کے باوجود بھی مافوق الاسباب

بزرگوں، پیروں سے مدد مانگتے ہیں۔ ان کے گنبدوں اور مزاروں کے چکر
لگا کر ان کا طواف کرتے ہیں یہ بہت بڑے ناقد ہیں جنہوں نے خدا کی
ناقدری کی ہے۔ کیونکہ اصل بات یہ ہے کہ جس کی کھاؤ اس کی گاؤ لہذا
آڑے وقت میں مشکل کشائی کے لئے صرف یا اللہ مدد کہنا ضروری ہے اس
میں خدا کی قدر شناسی ہے۔ موحد یعنی دیوبندی اس لئے ہر وقت صرف یا اللہ
مدد کہتا ہے کہ دیوبندی قدر شنان اور نمک حلال ہے۔

شرک و بدعت کے مریض اپنے شرکیہ عقائد پر پردہ ڈالنے اور سادہ قسم
کے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے طوطی کی طرح بول اٹھتے ہیں کہ آیات
کے اندر (من دون الله) سے مراد بُت ہیں نہ کہ ہمارے بزرگ پیر و فقیر۔
اصل بات یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں تو عقل چین لیتے
ہیں۔ بلکہ (من دون الله) سے مراد اللہ تعالیٰ کے علاوہ تمام مخلوق ہے خواہ
نبی ہو یا بزرگ مولوی ہو قرآن مجید میں بہت سی جگہ (من دون الله) سے
پیر، درویش، علماء مراد ہیں مثلاً اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

۱. اتخذوا احبارهم ورهبانهم ارباباً من دون الله .

ترجمہ: بنالیا ہے انہوں نے اپنے مولویوں اور پیروں کو خدا کے بغیر متعدد رب۔
اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مولویوں اور پیروں کو (من دون الله)
سے تعبیر کیا ہے۔

غائبانہ پکار اور مشکل کشائی کے لئے صرف یا اللہ مدد زبان پر جاری ہو۔

وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا ہے خدا سے

جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے

☆☆☆

صرف خدا کو پکارو

قال ربکم ادعونی استجب لکم . (القرآن)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لوگو مجھ سے مانگو میں قبول کروں گا۔

تشریح: اللہ تعالیٰ ہر ایک اعلیٰ اور ادنیٰ کی پکار کو سنتا ہے تم کو جو ضرورت اور

مشکل درپیش ہو صرف یا اللہ مدد کہہ کر پکارا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری پکاروں کو

سن کر مشکل اور مصائب کو دور کرے گا۔ خلاصہ یہ کہ ہر مشکل اور مصیبت کی

صورت میں صرف یا اللہ مدد، صرف یا اللہ مدد، صرف یا اللہ مدد کہنا اور پکارا

جائے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات مشکل کشائی فرمادینگے۔ کیونکہ مشکل اور مصیبت کو

دور کرنا میرے رب کریم و رحیم کا کام ہے۔ مشکل کے وقت مافوق الاسباب

پیروں، فقیروں کو پکارنا گمراہی اور شرک ہے۔ جیسا کہ ہمارے زمانے کے

شرک کے مریض مصیبت اور پریشانی کے وقت دم دتگیر، یکپاسی، دوپاسی،

محمود گورام، جونگل فقیر، پیر سلیمان، قلندر شاہ، حبیب شاہ، تیار غازی، شہباز

۲۔ اور دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو (من دون

اللہ) سے تعبیر فرمایا۔ ارشاد باری ہے

قل اتعبدون من دون الله مالا يملك لكم ضرراً ولا نفعاً۔

ترجمہ: آپ (اہل کتاب انصاری) سے کہہ دیجئے کہ کیا تم خدا کے سوا اس

کی عبادت کرتے ہو جو تمہارے لئے نہ ضرر کا اختیار رکھتا ہے نہ نفع کا۔

تشریح: یہاں (من دون اللہ) سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں تو

معلوم ہوا کہ (من دون اللہ) صرف بت نہیں بلکہ اس سے اللہ تعالیٰ کے

سوا خواہ ملائکہ ہو یا انبیاء یا بزرگ پیر و فقیر وغیرہ سب مراد ہو سکتے ہیں۔

۳۔ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرنے کی خواہش ظاہر کی تو

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ولكن اكرموا نبيكم و عرفوا الحق لا ينبغي ان يسجد لاحد

من دون الله۔

ترجمہ: ہرگز نہیں البتہ اپنے نبی کی تکریم کرو اور ہر صاحب حق کا حق پہچانو۔

اللہ کے سوا کسی کو یہ حق نہیں کہ اسے سجدہ کیا جائے۔

تشریح: یہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات اقدس کو بھی (من

دون اللہ) میں شمار فرمایا۔

غرضیکہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ تمام کائنات (من دون اللہ) ہے۔ لہذا

اے بیٹے اپنی تمام ضروریات اور مشکلات کو اللہ کریم کے دربار میں پیش کر اس سے ہی مشکل کشائی کی درخواست کر۔ غیر اللہ خواہ نبی ہو یا بزرگ و ولی ہو ان سے کسی بھی قسم کا طمع اور آرزو نہ رکھیں بلکہ توحید کے دامن کو تھام کر زندگی بسر کریں یعنی ہر مشکل اور مصیبت میں صرف یا اللہ مدد کی صدا بلند کریں اس لئے کہ اس توحید (صرف یا اللہ مدد) پر سب کا اجماع ہے۔

حضرت شیخ عبدالقادر درجہ کا قول:

اپنی تمام حاجتوں کو خدا پر چھوڑ دو۔ تمام مخلوق سے منہ پھیر کر خدا کی طرف جھک جاؤ۔ (فتوح الغیب)
تشریح: شیخ جیلانی کتنی صراحت سے فرما رہے ہیں کہ حاجت روا اور مشکل کشا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ غیر اللہ سے ہٹ کر کٹ کر صرف اللہ کی طرف رجوع کر کے ہر وقت صرف یا اللہ مدد پر یقین رکھو۔ اس میں دونوں جہانوں کی کامیابی ہے۔

☆☆☆

پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی کا عقیدہ

۱. ونحن عبادک الضعفاء لا نعبد سواک ولا نطلب اذا مسنا الضرا الا ایاک۔

ترجمہ: اور ہم تیرے بندے ضعیف ہیں ہم نہیں عبادت کرتے سوا تیرے

قلندر، لطیف بھٹائی وغیرہ کو پکارتے ہیں اور ان کے نام کے نذر نیاز دیتے ہیں اور ان کی قبروں کا طواف کرتے ہیں۔

خدا سے اور بزرگوں سے بھی کہنا

یہی ہے شرک یارو اس سے بچنا

☆☆☆

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی وصیت

حضرت شیخ جیلانی کی مرض وفات کے موقع پر آپ کے بڑے شیخ عبدالوہابؒ نے آپ سے وصیت کی درخواست کی تو حضرت جیلانیؒ نے فرمایا:

علیکم بتقوی عزوجل لا تخف احداسوی الله ولا ترج احداً
سوی الله وکل الحوائج الی الله ولا تعتمد الا علیہ و اطلبها
جميعاً منه تعالیٰ ولا تتق باحد غیرہ سبحانہ خذ التوحید
والتوحید اجماع الكل (فتوح الغیب)

تشریح: اس وصیت میں حضرت جیلانیؒ اپنے بیٹے کو صاف فرما رہے ہیں کہ تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کریں مخلوق میں کسی کا بھی خوف و ڈر اپنے اندر نہ رکھیے نہ ہی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے بھی امیدیں وابستہ رکھیں۔

ندائے موحد

نَادِ قَوِيًّا بَدِيعَ الْخَلَائِقِ تَجَدُّدُهُ عَوْنًا لَكَ فِي الشَّدَائِدِ.

ترجمہ: اللہ قوی کو پکارو جس نے تمام مخلوق کو انوکھے طریق پر پیدا کیا ہے۔

کل ہم و غم سینجلی بقوتک یا قوی یا قوی یا قوی.

ترجمہ: تیری قوت سے تمام رنج اور تمام غم مٹ جائیں گے۔ اے اللہ قوی، اے اللہ قوی، اے اللہ قوی.

اللہ فادعوه و نادوه و اعبدوا . به استعينوا حنيفا ماسوا ذروا .
ترجمہ: دیکھو بس اللہ ہی کو پکارو، اللہ ہی کو آواز دو، اللہ ہی کی عبادت کرو،
اللہ ہی سے مانگو، اللہ ہی سے یکسو ہو کر مدد طلب کرو اور امداد طلب کرنے
میں ہر ماسوا کو نظر انداز کرو.

سواہ لن تجدوا عوناً بنائبہ = ويعجز الغير لا يغركم الغرور .
ترجمہ: اللہ کے سوا کسی کو بھی تم کبھی مصیبت میں ہرگز مددگار نہ پاسکو گے۔ ہر
غیر اللہ مدد سے عاجز ہے اس بارے میں فریب کی باتیں تمہیں دھوکہ نہ
دینے لگ جائے.

لا تشرکوا ابداً من قول کل غیو و اخلصوا دینکم للہ و تتمرؤا .
ترجمہ: دیکھو کسی گمراہ غالی کے کہنے سے شرک نہ کرنے لگنا۔ اپنا دین اللہ کی

اور نہیں مانگتے جب تکلیف ہو مگر تیرے سے۔ (درود اکبر اعظم صفحہ ۳۹)
تشریح: حضرت عبدالقادر جیلانی صاف الفاظ سے اپنے عقیدہ کا اظہار
فرما رہے ہیں کہ مشکل اور مصیبت کی گھڑی میں تیری دربار میں صرف یا اللہ
مدد کہہ کر مشکل کشائی کرائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اولیاء امت کی طرح
عقیدہ تو حید اپنانے کی توفیق دے۔

۲. و بک نستقین یا فتاح یا علیم . (فیوضات ربانیہ)

ترجمہ: اے فتاح اور علیم ذات ہم آپ سے ہی مدد کے طالب ہیں۔

تشریح: یہاں شیخ عبدالقادر جیلانی کتنی صراحت سے بارگاہ خداوندی سے
مدد طلب فرما رہے ہیں کہ آپ ہی کی ذات اقدس سے مدد چاہتے ہیں اور
آپ کا نام صرف یا اللہ مدد پکار کر حاجت روائی کی درخواست کر رہے ہیں۔
مرشد الموحدین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی سے جعلی محبت کے دم بھرنے
والے اور حضرت کے نام کے گیا ہوئے کا رسم بد منانے اور گیارویں کے
دودھ کے لوٹے درلوٹے ہضم کرنے والے ذرا ہمت کر کے یہ تو بتائیں کہ
کیا حضرت جیلانی نے اپنی زندگی کے کسی بھی مشکل موڑ پر غیر اللہ سے مدد
طلب کی تھی۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ حضرت شیخ جیلانی کی زندگی بھر کا ورد
صرف یا اللہ مدد رہا اور اسی کا لوگوں کو تعلیم دیتے رہے ہیں۔

رضا کے لئے خالص رکھو اور احکام کی تعمیل کرو۔

توحید کی امانت ہے سینوں میں ہمارے
ممکن نہیں نام و نشان مٹانا ہمارا

☆☆☆

اللہ ہی بہترین مددگار اور کارساز ہیں

هُوَ مُوَلِّكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْر۔ (القرآن)

ترجمہ: وہی تمہارا مددگار ہے وہی تمہارا سب سے اچھا کارساز ہے اور اچھا مددگار ہے۔

تشریح: جب یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارا کارساز و مددگار ہے تو بس وہی سب سے اعلیٰ کارساز اور مددگار ہے اس کی مثل کوئی نہیں بلکہ حقیقت میں اس کے سوا کوئی دوسرا کارساز اور مددگار ہی نہیں تو بس ہر مشکل میں صرف یا اللہ مدد اور صرف یا اللہ مدد کہا اور پکارا جائے۔

در بلا یاری نخواہ از چچ کس
زانکہ نبود جز خدا فریاد رس

☆☆☆

اللہ کے سوا کوئی حامی اور ناصر نہیں

وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلٰی وَلَا نَصِیْر۔ (القرآن)

ترجمہ: اور نہیں تمہارے واسطے اللہ کے سوا کوئی حمایتی اور نہ مددگار۔

تشریح: جب اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حامی اور مددگار نہیں تو مصیبت اور مشکل کے وقت بلا نوش بابا، بھٹائی بابا، سہری پیر بابا، بابا فرید، شمس تبریز، یک پاسی، دو پاسی، فقیر تھگو، فقیر سلیمان، تیار غازی بابا، قلندر شاہ بابا، حبیب شاہ بابا، محمود گورام بابا، بابا جنبل ہفت ولی بابا، خواجہ ولی بابا، فقیر لیٹو، خاکی شاہ بابا، سالم شاہ بابا، پیر کھلو، فقیر ہوتک، شیخ تقی بابا، بابا خرواری، نورانی بابا، شیر جب بابا، دلو بابا، بلو بابا، پیر صابر بابا، بہادر نہرا، مست توکلی بابا، پیر کچھی بابا، پیر منچی بابا، پیرک بابا، پیر کٹری بابا، پہلوان بابا، فقیر بھنڈل بابا، بالول بابا، پیر نجاری بابا، سہہ مار بابا وغیرہ کو پکارنا جہالت اور حماقت کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں اس جہالت اور حماقت سے بچنے کا واحد علاج صرف یا اللہ مدد ہی ہے۔ اے رب کریم و رحیم مرتے دم تک ہمیں صرف یا اللہ مدد کے عقیدہ اور نظریہ پر قائم اور دائم رکھ۔

(آمین یا اللہ العالمین)

☆☆☆

مشکلات دور کرنے کا اہل اور پریشانیاں ہٹانے والے صرف اور صرف آپ ہیں = سبحانک = تیری ذات پاک ہے کہ تیرے علاوہ کوئی حاجت روا نہیں، کوئی مشکل کشا نہیں = انی کنت من الظالمین = مجھ سے بھی با مقتضائے بشریت تھوڑی سی سستی ہوگئی آپ معاف فرمائیں گئے = فستجبنا لہ = دعا مانگتے ہی اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی = ونجیناہ من النعم = اور ہم نے انہیں صدمے اور غم سے بچایا = وکذا لکننجی المؤمنین = اور اسی طرح ہم مسلمانوں کو بچاتے ہیں = مسلمان وہ ہیں جو نبی کے طریقے پر ایک اللہ کو پکاریں = جو قبروں کو درگا ہوں کو پیروں کو فقیروں کو پکارتے ہیں وہ بحکم قرآن وہ مؤمن نہیں ہیں قرآن پاک آگے قصہ کرتا ہے = زکریا اذ نادى ربہ رب لاتذرني فردا = زکریا علیہ السلام بھی پیغمبر ہیں بیت المقدس کے امام ہیں خدا سے بیٹا مانگ رہے ہیں خدایا مجھے تنہا نہ چھوڑ پیارا بیٹا عطا فرمایا = فستجبنا لہ = ہم نے دعا قبول کی دعا اس لئے قبول ہوئی کہ اللہ سے مانگا ہے اور ہم نے بیٹا دیا نام یحییٰ رکھا اور = واصلحنالہ زوجہ = اور ان کی بیوی بھی اس قابل بنائی کہ بچہ دے سکے = انہم کانوا یسارعون فی الخیرات = یہ سارے پیغمبر نیکیوں میں آگے بڑھتے تھے دعا قبول کرانے کا طریقہ نیکی کے کاموں میں آگے بڑھنا ہے قرآن کہتا ہے کہ نبی ہے لیکن نیکی کے کاموں میں آگے

تمام انبیاء صرف ایک اللہ کو پکارتے تھے

یا رسول اللہ کہنے والو (بدعتیوں) ایک اللہ کو پکارنا (صرف یا اللہ مدد) سیکھو اللہ تعالیٰ پیغمبروں کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں کہ: وہ داؤد، وہ سلیمان یہ پیغمبر ہیں ایک اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں = وایوب اذ نادى ربہ = حضرت ایوب بیمار ہیں = رب الی مسنی الضر = خدایا میں بہت بیمار ہوں = وانت ارحم الراحمین = اور بیماری آپ ہی دور کر سکتے ہیں = فاستجبنا لہ = ہم نے دعا قبول کی = فکشفنا ما بہ من ضر = اور ہم نے ساری تکالیف ہٹائیں تکلیفیں دور کرنے والا صرف اللہ ہے اور اسی کو آواز دی جائیگی (صرف یا اللہ مدد کہہ کر) = واسماعیل وادریس و ذاکفل کل من الصابرين = یہ سارے حق پر جمنے والے تھے = وادخلنا ہم فی رحمتنا انہم من الصالحین = یہ سارے کے سارے ایک اللہ کو پکارتے ہیں (صرف یا اللہ مدد کی صورت میں) = و ذالنون اذ ذهب مغاضبا فظن ان لن نقدر علیہ = اور مچھلی والے پیغمبر جن کا خیال تھا کہ ہم سختی نہیں کریں گے = فنادی فی الظلمات = مچھلی کے پیٹ میں دریا کی موجوں میں ایک پیغمبر بالکل مقفل ہے اور مجنون ہے اور پریشانی کی حالت میں آواز لگا رہا ہے = لا الہ الا انت = خدایا بلا نے کا اہل

حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو کافی سمجھتا تو دوسرے راستوں کی طرف (قبر پرستی ندائے غیر اللہ) کیوں متوجہ ہوتا۔ گویا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ناقص سمجھتا ہے اس لئے کہ اگر دین ناقص ہے تو دین کو لانے والا نبی بھی ناقص ہے اس لئے کافر، مشرک اور مبتدع کے لئے اللہ تعالیٰ نے جہنم مقرر کی ہے۔ ان کی کوئی بھی عبادت فرض اور نفل قبول نہیں ہے۔ ہر شیء میں اللہ کی عزت ملحوظ رکھیں۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھا جائے یہی توحید (صرف یا اللہ مدد) ہے باقی ہر شیء غلط ہے یہ بات سمجھنا چاہیے کہ مشرک خدا کو نہیں مانتا۔ کافرو جی کا منکر ہے۔ مبتدع حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتا یہ سب آخر کار قریب قریب (ایک طرح) ہوئے۔

شُرک اکثر و بیشتر الوہیت میں ہوتا ہے۔ یعنی اللہ کے سوا اور بھی ہیں جو ہماری مدد کرتے ہیں۔ رزق میں برکت ڈالتے ہیں اس لئے اکثر انسان درختوں، قبروں اور جھنڈوں پر جاتے ہیں کہ یہ ہماری مدد کریں گے۔ بزرگوں، اولیاء اور پیروں کے مزار پر جا کر ان کی نذر و نیاز اس لئے کرتے ہیں کہ یہ ہم سے راضی ہوں پھر ہماری دنیا میں مدد کریں دکھ میں کام آئیں۔

(شُرک، کفر، بدعت سازی سے بچنے کا واحد راستہ صرف اور صرف یا اللہ مدد باقی سب شرک و بدعت کا عقیدہ اپنانے میں ہے) (مسائل توحید)

ہے یہ نہیں فرمایا کہ اس لئے بیٹا دیا کہ پیغمبر ہے۔ پیغمبر ہے لیکن اللہ سے مانگ رہے ہیں۔ معلوم ہوا کہ قبروں سے مانگنا درگاہوں سے مانگنا انبیاء کرام کی مخالفت کرنا ہے۔ اس کا ٹھیکہ ہمارے دور کے بدعتیوں نے لیا ہوا ہے۔ قبروں اور درگاہوں پر جانا کوئی نیکی نہیں۔ بدعتیوں کے ساتھ مشابہت ہے اور یہ بدترین معصیت ہے کیونکہ یہ لوگ پیغمبر کے بدترین دشمن ہیں اور اول درجے کے کذابین ہیں۔

﴿ماخوذ از احسن الخطبات ص ۸۹﴾

﴿فقہ العصر شیخ الشفیر والحدیث حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب﴾

☆☆☆

کافر، مشرک، بدعتی

مشرک کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عزت نہیں ہوتی ہے۔ اور بدعتی کے دل میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت نہیں ہوتی ہے۔ مشرک کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری مدد نہیں کرے گا وہ دوسرے اولیاء کو حاجت روا سمجھتا ہے دوسروں پر بھروسہ رکھتا ہے دوسروں کو راضی کرنا چاہتا ہے۔ کافر کھلم کھلا جی کا منکر ہے۔ بدعتی سمجھتا ہے کہ جو چیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں وہ دین کے لئے کافی نہیں ہے اور میری نجات کے لئے کافی نہیں ہے۔ اگر

کے تمام خزانے اس کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ لہذا ہر مشکل گھڑی میں صرف یا اللہ مدد کہہ کر پکارے۔ اللہ تعالیٰ مشکل کشائی اور فریاد رسی فرمائینگے۔

☆☆☆

بزرگ پیر و فقیر غائبانہ پکار سنتے نہیں

ان تدعوہم لایسمعو ادعاء کم ولو سمعوا ما استجابو لکم۔
ترجمہ: اگر تم ان کو پکارو سنتے نہیں تمہاری پکار اور اگر سنیں پہنچیں نہیں تمہارے کام پر۔

تشریح: یہ بت یا بعض انبیاء، اولیاء یا فرشتے جن کو تم خدا سمجھ کر پرستش کرتے ہو اگر ان کو مصیبت کے وقت پکارو گے تو اولاً یہ تمہاری بات سن ہی نہ سکیں گے کیونکہ بتوں میں سننے کی صلاحیت ہی نہیں ہے۔ انبیاء، اولیاء اور فرشتوں میں اگرچہ صلاحیت ہے مگر نہ وہ ہر جگہ موجود ہیں نہ ہر ایک کی بات کو سنتے ہیں۔ آگے فرمایا کہ بالفرض وہ سن بھی لیں جیسے فرشتے اور انبیاء۔ اولیاء تو پھر بھی وہ تمہاری درخواست پوری نہ کریں گے۔ کیونکہ ان کو خود قدرت نہیں۔ (معارف)۔ خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کو صرف یا اللہ مدد کہہ کر پکارے۔ بزرگوں، پیروں، فقیروں میں مافوق الاسباب مدد کرنے کی طاقت نہیں۔

پریشان کی پکار کا جواب

امن یجیب المضطر اذا دعاه ویكشف السوء۔ (القرآن)
ترجمہ: بھلا کون پریشان کو بوقت پکار جواب دیتا ہے اور کون مشکل حل کرتا ہے۔
تشریح: مضطر وہ شخص ہے جو سارے دنیا کے سہاروں اور یار و مددگاروں سے مایوس ہو کر خالص اللہ تعالیٰ ہی کو فریاد رس سمجھ کر اس کی طرف متوجہ ہو یعنی مایوسی کے عالم میں صرف یا اللہ مدد کی پکار اس کی زبان سے جاری اور ساری ہو تو ایسی صورت میں یقیناً مدد باری تعالیٰ شامل حال ہوگی۔

☆☆☆

مخلوق کے ہاتھ میں کچھ نہیں

والذین تدعون من دونہ ما یملکون من قطعیر۔ (القرآن)
ترجمہ: اور جن کو تم پکارتے ہو اس کے سوائے وہ مالک نہیں کچھور کی گھٹلی کے ایک چھلکے کے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو پکارا جا رہا ہے جن کی منت، نذر، نیاز دے رہے ہیں ان بزرگوں، پیروں، فقیروں کو کچھ بھی اختیار نہیں ہے۔ جب یہ بے اختیار اور بے بس ہیں تو انہیں مشکل اور مصیبت کے وقت پکارنے کا کیا فائدہ۔ مشکل کے وقت تو پکار اللہ کی ذات کو جائے جو مختار کل اور کائنات

جو خود محتاج ہو وے دوسرے کا
بھلا اس سے مدد مانگنا کیا
خدا سے اور بزرگوں سے بھی کہنا
یہی ہے شرک یارو اس سے بچنا
خبر قرآن میں ہے یہ محقق
نہ بخشے گا خدا مشرک کو مطلق
معاذ اللہ جسے اس نے نہ بخشا
مقرر وہ جہنم میں پڑے گا
اگر قرآن کو سچ مانتے ہو
تو پھر منتیں کیوں مانتے ہو
تمہیں یہ طور بد کس نے سکھایا
محمدؐ نے کہاں ہے یہ بتایا
ہے شیطان دشمن اولاد آدم
سکھاتا ہے وہی راہ جہنم
کسی کو بت پرستی ہے سکھاتا
کسی کو ہے وہ قبروں پر جھکاتا

غیر اللہ میں مدد کرنے کی طاقت نہیں

والذین تدعون من دونہ لایستطیعون نصرکم ولا انفسہم
ینصرون۔ (القرآن)

ترجمہ: اور جن کو (اللہ کو چھوڑ کر) پوچھتے (پکارتے) ہو وہ تمہاری مدد بالکل نہیں
کر سکتے اور نہ اپنی مدد کر سکتے ہیں۔

تشریح: جو اپنی مدد کرنے سے عاجز ہو تو بھلا دوسرے کی مدد کس طرح
کر سکتا ہے جب غیر اللہ یعنی پیروں، فقیروں میں مافوق الاسباب مدد
کرنے کی صلاحیت نہیں تو المدد یا غوث اعظم، یا علی مدد وغیرہ کہنا
اور گاڑیوں پر لکھنا یا دیواروں پر حرام اور ناجائز ہے۔

☆☆☆

نظم توحید

نصیحة المسلمین سے چند نظمیں مشتمل برتو حید پیش کی جا رہی ہے۔

خدا فرما چکا ہے قرآن کے اندر

میرے محتاج ہیں پیر و پیغمبر

نہیں طاقت سوا میرے کسی میں

کہ کام آوے تمہارے بے بسی میں

اور ناصر خود اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اس لئے تو پیغمبر علیہ السلام نے ہر آزمائش کے وقت صرف یا اللہ مدد کا ورد جاری رکھا اسی طرح نیک بندے علماء و صلحا نے بھی مشکلات میں صرف یا اللہ مدد پکارا اور پکار رہے ہیں اور پکارتے رہیں گے۔

☆☆☆

مشرک کون؟

ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذالك لمن يشاء
ومن يشرك بالله فقد افترى اثماً عظيماً . (القرآن)
ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ مشرک کو معاف نہیں فرمائے گا اس کے علاوہ جو گناہ ہوں گے تو وہ جس کے لئے چاہے گا معاف فرما دے گا اور جو اللہ کے ساتھ شرک کا ارتکاب کرتا ہے تو یقیناً اس نے ایک بہت بڑا گناہ (بہتان) باندھا۔

تشریح: ہر وہ شخص جو شرک کرے وہ شرعاً مشرک ہے خواہ مولوی ہو، پیر ہو یا نمازی ہو اور حاجی ہو یا مجاہد ہو وغازی ہو۔ ابو جہل، عقبہ، شیبہ و دیگر مشرکین مکہ بھی حج کیا کرتے تھے اور ان میں نماز کا بھی تصور تھا مگر شرک کی وجہ سے مشرک ٹھہرے۔ اگر مشرک نے دنیا میں شرک سے توبہ نہ کی اور تو حید و سنت کا راستہ نہ اپنایا اور اسی شرک کی حالت میں مر گیا تو اس کے لئے جہنم کی

غرض اللہ سے دونوں کو روکا

بھلا کر راہ جا خندق میں جھونکا

مسلمانو ذرا سوچو تو دل میں

پھنسے ہو کس طرح تم آب و گل میں

بہت غفلت میں سوئے اب تو جاگو

خدا کے ہوتے ہوئے بندوں سے نہ مانگو

وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے

جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے

ہمارا کام سمجھانا ہے یارو

اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو

☆☆☆

نبی اور صالحین کا اللہ مددگار ہے

ان ولي الله الذي نزل الكتاب وهو يتولى الصالحين . (القرآن)
ترجمہ: بے شک میرا حامی اللہ ہے جس نے کتاب نازل فرمائی اور وہی نیک بندوں کی مدد کیا کرتے ہیں۔

تشریح: آیہ قرآنیہ سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ نبی اور نیک بندوں کا حامی

کے افراد کے بھی شرک میں ملوث ہونے کی پیشن گوئی فرمائی ہے۔ لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے بعض لوگ شرک میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ اور اس وقت بہت سے مشرک مولوی، پیر شرک و بدعت کو تھوک کے حساب سے فروخت کر رہے ہیں۔ اس لئے کہ وہ شرک و بدعت کے بہت بڑے ٹھیکدار ہیں۔ یہ ٹھیکداری انہیں مبارک ہو۔

☆☆☆

توحید باری تعالیٰ پر مشتمل چند اشعار

فارسی ذوق اور شوق رکھنے والے حضرات کے لئے چند اشعار فارسی جو کہ توحید پر مشتمل ہیں پیش کئے جا رہے ہیں۔ امید ہے کہ فارسی دان توحید کی دنیا کا نظارہ اور مشاہدہ کر کے صرف یا اللہ مدد کی محبت کا دم بھرتے رہیں گے۔

دل اندر صمد باید اے دوست بست

زانکہ بنود جز خدا فریاد رس

در بلا یاری مخواه از چچ کس

زانکہ بنود جز خدا فریاد رس

غیر حق را ہر کہ خواند اے پسر

کیست در دنیا ازو گمراہ تر

دائمی سزا ہے۔ جیسے کافر اللہ کو نہ ماننے والا ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔ ان دونوں کو دوزخ کے عذاب سے کبھی بھی نجات نہیں ملے گی۔

☆☆☆

ایک مغالطہ اور اس کی وضاحت

مغالطہ یہ ہے کہ حدیث میں ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تم سے یہ اندیشہ نہیں ہے کہ تم میرے بعد شرک کرو گے۔ البتہ یہ اندیشہ ضرور ہے کہ تم دنیا میں ایک دوسرے کے مقابلے پر رغبت کرو گے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد میری امت کے شرک میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہیں تو اس کا مطلب ہے کہ مسلمان مشرکانہ عقائد اور اعمال میں مبتلا ہی نہیں ہوں گے تو پھر انہیں مشرک کیوں کہا جائے۔ اس مغالطے کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ محدثین کرام نے وضاحت فرمائی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان صحابہ کرام کے متعلق ہے۔ یہ آپ نے اپنی ساری امت کی بابت نہیں بلکہ صرف صحابہ کرام کی بابت فرمایا ہے کہ مجھے ان سے شرک کا اندیشہ نہیں۔ ضمیر خطاب میں خطاب صحابہ کرام سے ہے۔

دوسری بہت سی احادیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت

حضرت شاہ صاحبؒ کے قول کا خلاصہ یہ ہے کہ انبیاء اور اولیاء کو کارخانہ خداوند میں ذرہ بھر تصرف اور اختیار نہیں خواہ حالت زندگی میں یا وفات کے بعد۔ یعنی غیر اللہ کی پکار بے سود ہے اس لئے ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی ذات کو پکارا جائے خواہ مصیبت ہو یا راحت بہر صورت صرف یا اللہ مدد کی پکار زبان پر ہو۔ المدد یا غوث اعظم، یا علی مدد مشکل کشا کہنے کو حرام اور ناجائز سمجھے۔ یہی مؤمن ہونے کی علامت اور نشانی ہے۔

☆☆☆

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ

مصیبت اور بلا کے دور ہونے کے واسطے غیر اللہ کو پکارنا (المدد یا رسول اللہ، یا علی مدد، المدد یا غوث اعظم، یا پیر سہری، یا بلا نوش) اور نفع و نقصان کا ان کو مالک سمجھنا شرک ہے۔ (تفسیر عزیزی) تشریح: حضرت شاہ صاحب نے مافوق الاسباب پیروں اور فقیروں کے پکار کو شرک قرار دیا ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے۔ لہذا ہر مشکل میں صرف یا اللہ مدد پکارا جائے۔

☆☆☆

از کسے دیگر چہ می خواہی مگر
حق زدا دن مفلس آمد اے پر
نداریم غیر از تو فریاد رس
توئی عاصیاں را خطا بخش و پس
رزق از وے خواہ مخواہ از غیر او
آب از یم جو مجو از خشک جو
کہ یکے هست و یچ نیست جز او
وحده لا اله الا هو
ہر گیا ہے کہ از زمین روید
وحده لا شریک له گوید
اوست سلطان ہر چہ خواہد آں کند
عالمی را در دے ویران کند
☆☆☆

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

انبیاء، اولیاء ہمہ بندگان خداوند اند۔ دخل و تصرف در کارخانہ ذات الہی ندارند نہ در حیات و بعد ممات۔ (البلاغ المبین)۔

مشرکانہ اعتراض

شُرک اور بدعت کو پھیلانے والے مداری، سادہ قسم کے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے بڑی بے باکی سے یہ کہتے پھرتے ہیں کہ ہم بزرگوں، پیروں، فقیروں کو ذاتی طور پر مشکل کشا اور حاجت روا نہیں سمجھتے ہیں جو کہ شرک ہے بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے قدرت اور اختیار دیا گیا ہے جس کے ذریعے وہ مشکل کشائی اور حاجت روائی کرتے ہیں۔

جواب: بعینہ یہی عقیدہ مشرکین مکہ ابو جہل، عتبہ، شیبہ و دیگر مشرکین کا تھا کہ وہ بھی اپنے معبودوں کو ذاتی طور پر مشکل کشا نہیں سمجھتے تھے بلکہ وہ یہ کہتے تھے کہ وہ اللہ کے بندے ہیں ہمیں خدا کے قریب کر سکتے ہیں اللہ تعالیٰ کے دربار میں ہماری سفارش کر کے ہمارے کام آسکتے ہیں۔ کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطائی قدرت اور اختیار ملا ہوا ہے۔ حالانکہ اس بُرے عقیدے کی تردید قرآن مجید نے سختی سے کی ہے۔

حیرت کی بات ہے کہ مشرکین مکہ ابو جہل وغیرہ کے عقیدہ کو اپنانے اور اس کی نشر و اشاعت کرنے والے تو پکے مسلمان اور عاشق رسول گہلائے مگر تو حید و سنت کے دامن کو تھام کر زندگی بسر کرنے والے اور تو حید و سنت کی نشر و اشاعت کرنے والوں کو وہابی اور گستاخ رسول کہا جائے یہ کہاں کا انصاف ہے۔ ضرب المثل ہے کہ الٹا چور پکڑے کو تو ال کو۔

حضرت مولانا محمد ہاشم صاحب ہانہی مدیر جامعہ ہاشمیہ ڈیرہ الہ یار کے چند اشعار مشتمل بر تو حید باری تعالیٰ

سہوئیں ڈنداں اتے انکھیاں دا دیداں
تیکوں اللہ ڈتا یا ہفت ولیاں
نڈھے سن دی خرابی تا خلاصی
تیکوں اللہ ڈتی یا پیر و دپاسی
کچے مومن کچے ایمان والے
اکھیدن قلندر سندھ والے
اساں کوں ڈے اولاد وافر
اکھیڈر اس دا بھائی جاڑ کافر
جھٹاں پنج چار لاکڑے ہن
کتا پوریل ہو بے بھی پیر جاڑن

☆☆☆

بزرگان دیوبند اور بدحواس اہل بدعت

اکابر علماء دیوبند اپنے دور کے اہل اللہ ہو کر گزرے ہیں۔ اور اولیاء اللہ کی ایک مخصوص کیفیت اور مقام ہوتا ہے وہ کبھی مشاہدہ ذات اور صفات باری تعالیٰ میں مستغرق نظر آتے ہیں۔ اور غلبہ حال کے عالم میں ہوتے ہیں اسی دوران ان سے اگر کوئی جملہ یا الفاظ صادر ہو جائے تو نہ اس پر گرفت کی جائے گی اور نہ ہی بطور دلیل پیش کی جاسکتی ہے بلکہ اسے غلبہ حال ہی پر محمول کیا جائے گا۔ اہل بدعت تو اس قسم کے الفاظ کو اپنے شرکیہ عقائد کی تائید میں فخریہ طور پر پیش کر کے دنیا کے اہل بدعت سے سستی شہرت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ بدعتی بدحواس ہو کر بول اٹھتا ہے کہ دیوبندیوں کے پیرومرشد حضرت امداد اللہ مہاجر مکیؒ دیوبندی نے اغثنی یارسول اللہ کہا ہے۔ معلوم ہوا کہ یارسول اللہ مدد، المدد یارسول اللہ کہنا درست ہے۔ ہم وضاحت کر چکے ہیں اور جواب کی طرف اشارہ کر دیا کہ حضرت مہاجر مکیؒ سے روضہ رسول مقبولؐ کی حاضری کے وقت مستغرق اور محو ہو کر غلبہ حال اور غیر اختیاری طور پر مذکورہ بالا الفاظ صادر ہوئے ہیں مگر ان کا عقیدہ ہرگز یہ نہیں ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم متصرف فی الامویا حاضر و ناظر ہیں کیونکہ یہ عقیدہ شرکیہ اور کفریہ ہے۔

اسی طرح حضرت مولانا محمد قاسم دیوبندیؒ کا شعری:

مدد کر اے کرم احمدی تیرے سوا

نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامی کار

درحقیقت منظر قیامت کے سلسلہ میں محمول ہے اسی پر حضرت تھانویؒ کے اشعار کو قیاس کیا جائے۔

☆☆☆

توحید باری تعالیٰ کی اہمیت

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ”من مات وهو يعلم اللہ لا

إلہ إلا اللہ دخل الجنة“ (بخاری مسلم)

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ”جس شخص نے اس اعتقاد

پر وفات پائی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ جنتی ہے۔“

تشریح: عقیدہ توحید (صرف یا اللہ مدد) پر موت جنت کی ضمانت ہے۔ یعنی

زندگی بھر وہ اس عقیدہ پر پختہ رہا کہ کائنات میں معبود، مجبود، حاجت روا اور

مشکل کشا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہیں۔ تمام کائنات بشمول انبیاء کرام،

اولیاء، غوث، قطب اللہ تعالیٰ کے سامنے بے بس اور عاجز ہیں۔ ایسا عقیدہ

رکھنے والا شخص یقیناً جنتی ہے۔ خواہ دخول جنت اولی ہو یا ثانی۔

توحید ذریعہ نجات ہے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "فان حق الله على العباد ان يعبدوه ولا يشركوا به شيئاً وحق العباد على الله ان لا يعذب من لا يشرك به شيئاً" (بخاری مسلم)

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "بے شک اللہ تعالیٰ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور کسی کو بھی اس کا شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر یہ ہے کہ جو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں وہ اس کو عذاب نہ دے۔"

تشریح: حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ توحید (صرف یا اللہ مدد کا عقیدہ) ذریعہ نجات اخروی ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو عذاب دائمی نہیں دے گا۔ البتہ قبر پرست اور مشرک و کافر ہمیشہ کیلئے عذاب میں رہے گا۔

☆☆☆

شُرک ذریعہ عذاب ہے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "من مات يشرك بالله شيئاً دخل النار و من مات لا يشرك بالله شيئاً دخل الجنة" (مسلم)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرایا تھا تو وہ دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ اور جس کی وفات اس حال میں ہوئی کہ اس نے کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ کیا تھا وہ جنت میں جائے گا۔

تشریح: معلوم ہوا کہ حالت شرک میں مرنے کی صورت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا اس لئے کہ شرک اللہ تعالیٰ کی ذات سے بغاوت کا نام ہے۔ باغی کو سخت سے سخت سزا دی جاتی ہے۔ شرک و بدعت سے پاک زندگی کا نام توحید ہے اور توحید جنت کی ابدی زندگی کی ضمانت ہے۔

☆☆☆

غیر اللہ کو سجدہ کرنا حرام ہے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "لو كنت امر احداً ان يسجد لاحداً لمررت المرأة ان تسجد لزوجها" (ترمذی)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر میں کسی کو یہ حکم کر سکتا کہ وہ کسی (خدا کے سوا) کو سجدہ کرتے تو میں یقیناً عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔"

ہمارے عجمی حضرات خاص کر ہمارے پیارے ملک پاکستان کے مشرک مولوی اور مشرک پیروں پر شیطان کا جادو اور داؤ خوب چلا جو شیطانی مشن شرک و بدعت پھیلانے میں دن رات مصروف ہیں۔ اس پر بس نہیں بلکہ توحید و سنت کے علمبرداروں (علمائے دیوبند) کے خلاف کچھڑ اچھال کر شرک و بدعت کی جڑوں کو مضبوط کرنے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں۔ اس قسم کے مشرک پیروں اور فقیروں سے بیعت کرنا حرام ہے۔ اگر لاعلمی میں بیعت ہو چکی ہے تو ایسی بیعت کا توڑنا ضروری اور واجب ہے۔ بیعت ایسے پیر صاحب سے کرے جو زندگی بھر صرف یا اللہ مدد کے مقتضی کے مطابق چلنے اور عمل کرنے کا عزم مصمم رکھتا ہو۔

شرک کو کیوں نہیں چھوڑا؟

حضرت انس کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دوزخیوں میں سے اس شخص سے جو سب سے ہلکے عذاب میں ہوگا فرمائے گا کہ اگر تیرے پاس روئے زمین کی چیزوں میں کوئی ایسی چیز ہوتی جس کو تو بدلہ میں دے سکتا تو کیا تو ایسا کرتا؟ وہ دوزخی کہے گا ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے تو اس وقت جب تو آدم کی پشت میں تھا اس سے آسان چیز تیرے لئے طے کر دی تھی اور وہ یہ کہ تو میرے

تشریح: معلوم ہوا کہ غیر اللہ کا سجدہ جائز نہیں مگر ہمارے دور میں اسلام سے ناواقف لوگ قبروں، گنبدوں، مزاروں اور لکڑیوں وغیرہ کا سجدہ کرتے ہیں جو کہ گناہ کبیرہ اور حرام ہے۔ بدعتیہ مشرک مولوی اور پیروں نے مال و دولت سمیٹنے اور جمع کرنے کے لئے بزرگان دین کی قبروں کو عرس گاہ اور سجدہ گاہ بنائے بیٹھے ہیں جو کہ بدترین شرک اور حرام ہے۔

جزیرہ عرب میں توحید کا چرچا

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ”ان الشیطان قد ایس من ان یعبد المصلون فی جزیرۃ العرب ولكن فی التحریش بینہم“ (مسلم)

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”شیطان مایوس ہو گیا ہے کہ جزیرہ عرب میں مسلمان اس کی پرستش کریں لیکن مسلمانوں کے درمیان فتنہ اور فساد پھیلانے سے مایوس نہیں ہوا“

تشریح: جزیرہ عرب کے باشندوں کے دل و دماغ میں توحید باری تعالیٰ اتنا مضبوط اور رچ چکا ہے کہ انہیں بت پرستی، قبر پرستی، عرس، مروجہ، جشن بدعات، یا رسول اللہ مدد، المدد یا غوث اعظم، یا علی مدد، اجتماعی دعا بعد نماز جنازہ، اذان علی البقر وغیرہ سے نفرت اور بیزاری ہے۔

ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتا مگر تو نے انکار کیا میرا شریک ٹھہرایا۔ (بخاری)
تشریح: شرک و بدعت کے علمبردار مشرک مولوی اور پیر صاحبان کے لئے
ابھی تک زندگی میں موقعہ ہے کہ ہر قسم کے شرک سے فوری توبہ کر کے توحید و
سنت کے دامن کو تھام کر بقیہ زندگی بسر کریں۔ یعنی صرف یا اللہ مدد کی دعوت
ابھی سے شروع کر دیں۔ اور جن جن آدمیوں کو دنیوی لالچ کی خاطر دھوکہ
دے کر شرک، قبر پرستی، غیر اللہ کے نذر، نیاز عرس، گیارویں کی رسم بدجیسی
خرافات میں مبتلا کر رکھا تھا۔ انہیں از سر نو توحید و سنت کا درس اور صرف یا اللہ
مدد کا سبق دیکر انہیں اور اپنے آپ کو اخروی عذاب سے بچائیں۔

آخر میں ہم رب کائنات وحدہ لا شریک لہ کے دربار میں دست بدعا
ہیں۔ کہ وہ ہماری اس مختصر محنت کو قبول فرما کر ذریعہ ہدایت عامہ بنا کر
ہمارے لئے ذریعہ نجات اخروی بنا کر ہمیں زندگی بھر صرف یا اللہ مدد کی
مقتضا کے مطابق عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین یا الہ الامین۔

☆☆☆

و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین
انا العبد الضعیف المدعو بغلام غوث آربانوی دیوبندی

خادم العلوم بجامعہ مطلع العلوم

بروری روڈ کونہہ یکم ذی الحجہ ۱۴۲۳ھ / ۳ فروری ۲۰۰۳ء

خطیب حضرات کیلئے
خوشخبری

احسن الخطبات جلال

حضرت شیخ مفتی محمد زولی خان صاحب مدظلہ

چھپ کر منظر عام پر آچکی ہے
ایک گراں قدر اصلاحی اور علمی ذخیرہ
ہر خطیب کی ضرورت اور ہر مسلمان گھرانے کی زینت

احسنی کتب خانہ جامعہ عربیہ احسن العلوم

گلشن اقبال بلاک نمبر 2 کراچی

علم کے موتی پر دنا کوئی ان سے سیکھ لے
شیخ مفتی زولی کی ذات بھی وہ ذات ہے
لفظ دریائے معانی ہر ورق بحر العلوم
جو کتابوں کے ذخیرے میں عجب سوغات ہے
جامع البرہان ہے جو جامع البرکات ہے
احسن الخطبات ہے یہ احسن الخطبات ہے

(سبح صدیقی)